CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 29- جون 2000ء- 25 ربیع الاول 1421 ہجری- 29 احسان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 145

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا جو اس نے انسانی تربیت اور تکمیل کے واسطے مہیا کئے ہیں۔ ان کا خیال کرکے اس کا شکریہ کرے اور غور کرے کہ اتنے قویٰ اس کو کس نے عطا کئے ہیں۔ انسان شکر کرے یا نہ کرے۔ یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن اگر فطرت سلیم رکھتا ہے اور سوچ کر دیکھے گا تو اس کو معلوم ہوگا کہ کیا ظاہری اور کیا باطنی ہر قسم کے قویٰ اللہ تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں۔ چاہے تو ان کو شکر کی وجہ سے ترقی دے اور چاہے تو ناشکری کی وجہ سے ایک دم ضائع کردے۔

غور کا مقام ہے کہ اگر یہ تمام قویٰ خود انسان کے اپنے اختیار اور تصرف میں ہوں تو کون ہے کہ اس کا مرنے کو جی چاہے۔ انسان کا دل دنیا کی محبت کی گرمی کی وجہ سے آخرت سے بے فکری و سرد مہری اختیار کرلیتا ہے۔ غافل انسان ایسا نادان ہے کہ اگر اس کو خدا سے پروانہ بھی آجاوے کہ تمہیں بہشت ملے گا۔ آرام ہوگا۔ اور طرح طرح کے باغ اور نہریں عطا کی جاویں گی تمہیں اجازت ہے اور تمہاری اپنی خواہش اور خوشی پر منحصر ہے کہ چاہو تو ہمارے پاس آجاؤ اور چاہو تو دنیا میں ہی رہو۔

تو یاد رکھو کہ بہت سے لوگ ایسے ہوں گے کہ وہ اسی دنیا کے گذارہ کو ہی پسند کریں گے اور باوجود طرح طرح کی تلخیوں اور مشکلات کے اسی دنیا سے محبت کریں گے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 642)

احساس شکر گزاری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مظلوم صحابہ مکہ سے ہجرت کرکے حبشہ گئے تھے۔ جہاں کے بادشاہ نجاشی نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔

ایک دفعہ نجاشی کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آیا تو حضور نے ان کو اپنا ذاتی مہمان بنایا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ان کی خدمت ہمارے سپرد کیجئے تو فرمایا ان لوگوں نے میرے صحابہ کی خدمت کی تھی میں اس کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں۔

(شرح المواہب اللدنیہ زرقانی جلد4 ص266 دارالمعرفہ بیروت 1993ء)

حضور کا خطبہ جمعہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اگلا خطبہ جمعہ 30- جون 2000ء بروز جمعہ انڈونیشیا سے پاکستانی وقت کے مطابق صبح 10 بجے LIVE نشر ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نادر تاریخی تصاویر

"خلافت لائبریری" ربوہ میں سلسلہ احمدیہ کے پرانے بزرگوں خصوصاً رفقاء کرام اور دیگر خدام کی نادر' تاریخی تصاویر محفوظ رکھنے کا انتظام موجود ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس اپنے بزرگوں سے متعلق تاریخی تصاویر موجود ہیں تو خلافت لائبریری سے رابطہ قائم فرماویں۔ آپ کی تاریخی تصاویر سے لائبریری کے لئے نئی تصاویر تیار کی جائیں گی۔ اصل تصاویر پوری حفاظت کے ساتھ آپ کو واپس کر دی جائیں گی۔ امید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

(انچارج خلافت لائبریری)

احباب کرام سے ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری' سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں 'کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔

باقی صفحہ 8 پر

فرخ سلمانی

نمبر 61

دلبر مرا یہی ہے

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

گھر میں کام

حضور اکرم ﷺ گھر کے جو کام کرتے تھے ان کا نقشہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس طرح کھینچا ہے کہ حضور اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔ (مسند احمد جلد 6 ص 121‘167)

دوسری روایات میں ہے کہ آپ اپنے کپڑے صاف کر لیتے‘ ان کو پیوند لگاتے بکری کا دودھ دوہتے‘ اونٹ باندھتے‘ ان کے آگے چارہ ڈالتے‘ آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔ (شفا عیاض باب تواضعہ)

مزید بیان کیا گیا ہے کہ ڈول مرمت کر لیتے خادم اگر آٹا پیستے ہوئے تھک جاتا تو اس کی مدد کرتے اور بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے تھے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 264 اسد الغابہ)

دوس کے لئے دعا

ایک دفعہ یمن کے دوس قبیلہ کے سردار طفیل بن عمرو نے (جو مدینہ میں آکر آباد ہو چکے تھے) دربار نبوی میں شکایت کی کہ میری مسلسل تبلیغ اور دعوت اسلام کے باوجود یہ قبیلہ مسلسل انکار کر رہا ہے اور کسی طرح بھی اسلام قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ان کے خلاف کوئی بد دعا کریں رسولؐ خدا نے قبیلہ کی طرف منہ کیا اور ہاتھ اٹھائے۔ صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم سمجھے لو بد دعا ہونے لگی۔ اب سمجھو کہ دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا مگر اس بزرگ اور کریم رسولؐ کے پاک لبوں پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔

اے اللہ! دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور ان کو ہمارے پاس لے آ۔ اور یہ دعا پورے قبیلہ کی ہدایت کا موجب بن گئی۔

(بخاری کتاب المغازی باب قصہ دوس مسند احمد بن حنبل جلد 2 ص 243)

الٰہی گرفت مانگی

کبھی ایسا بھی ہوا کہ جب جانی دشمن حد سے بڑھ گئے اور رسولؐ خدا کو عبادت الٰہی سے روکنے لگے تو آپؐ نے اپنے مولیٰ سے دشمن پر گرفت کا نشان مانگا۔ اور خدا تعالیٰ نے خوب آپؐ کی نصرت فرمائی۔ ایک دفعہ آپؐ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے ساتھی بھی صحن کعبہ میں مجلس لگائے بیٹھے تھے۔ ان سرداروں میں سے کسی بدبخت نے مشورہ دیا کہ کوئی جا کر فلاں محلہ سے اونٹنی (جو ذبح ہوئی ہے) کا بچہ دان اٹھا کر لائے۔ اور محمد ﷺ جب سجدہ میں جائیں تو ان کی پشت پر رکھ دے ان میں سے ایک بدبخت عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور اونٹنی کی گند بھری بچہ دانی اٹھا لایا اور دیکھتا رہا۔ جونہی نبی کریم ﷺ سجدہ میں گئے اس نے وہ غلاظت بھرا بوجھ آپؐ کی پشت پر دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ عبداللہ بن مسعود کہا کرتے تھے کہ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی میں رسول خدا کی کچھ مدد نہ کر سکتا تھا۔ میں کف افسوس ملتا رہ گیا۔ کہ اے کاش ان دشمنان رسولؐ کے مقابل پر مجھے اتنی توفیق ہوتی کہ آپؐ سے اس بوجھ کو دور کرتا۔ ادھر ان مشرک سرداروں کا یہ عالم تھا کہ رسولؐ اللہ کو اذیت میں دیکھ کر استہزا کرتے ہوئے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوئے جا رہے تھے۔ اور ادھر رسول کریمؐ سجدہ کی حالت میں پڑے سر نہیں اٹھا رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ کی لخت جگر حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں اور آپؐ کی پشت سے وہ غلاظت کا بوجھ ہٹایا۔ تو آپؐ نے سجدہ سے سر اٹھایا۔ عبادت الٰہی سے روکنے اور استہزا کرنے والے ان جانی دشمنوں کے حق میں رسول اللہ نے یہ فریاد کی اللّٰھم علیک بقریش۔ اے اللہ! ان قریش کو تو خود سنبھال۔ اور پھر خدا کی غیرت نے ان دشمنان رسولؐ کو میدان بدر میں ہلاک کیا صحابہؓ بیان کرتے تھے کہ ہم نے ان دشمنان رسول کا یہ عبرت ناک انجام بچشم خود دیکھا کہ میدان بدر میں ان کی لاشیں اس حال میں پڑیں تھیں کہ تمازت آفتاب سے ان کے حلیے بگڑ چکے تھے۔

ایک یادگار سفر

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں ایک مہم کے لئے بھیجا اور حضرت ابو عبیدہؓ کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہمارے ذمہ قریش کے ایک قافلے کو روکنے کا فرض تھا۔ حضورؐ نے ہمیں بطور زاد راہ کھجوروں کا صرف ایک تھیلہ دیا۔ ابو عبیدہؓ ہمیں ایک ایک کھجور (یومیہ) دیتے جس پر ہم گزارہ کرتے تھے۔ جابر سے پوچھا گیا کہ تم ایک کھجور پر کیسے گزارہ کرتے تھے؟ جابرؓ نے جواب دیا ہم اسے چوستے رہتے تھے جیسے بچہ (انگوٹھا) چوستا ہے۔ جب وہ گھل جاتی تو ہم اوپر سے پانی پی لیتے اس طرح رات تک گزارہ ہو جاتا تھا۔ اسی طرح ہم لاٹھیاں مار مار کر درختوں کے پتے جھاڑتے پھر ان کو پانی میں تر کرتے اور کھا لیتے ایک دن ہم سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے کہ ہمیں ایک ٹیلہ سا نظر آیا۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عنبر نامی مچھلی ہے جو کنارے پر مری پڑی تھی۔ ابو عبیدہؓ نے کہا یہ مردار ہے اسے نہیں کھانا چاہئے لیکن تھوڑی دیر کے بعد کہا ہم اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے بھیجے ہوئے ہیں‘ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہیں اور مجبوری بھی ہے‘ اس لئے تم کھا سکتے ہو۔ ہم نے اس مچھلی پر ایک ماہ گزارہ کیا۔ ہم تین سو آدمی تھے مچھلی کھا کر سب خوب موٹے ہو گئے۔ اس مچھلی کی آنکھ کے گڑھے سے مشکیں بھر بھر کر تیل نکالتے اور بیل کے برابر اس کے ٹکڑے کاٹتے۔ ایک دفعہ ہم میں سے ابو عبیدہؓ نے تیرہ آدمی چنے اور انہیں اسی مچھلی کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھایا وہ سب اس میں سما گئے۔ ابو عبیدہؓ نے اس کی ایک پسلی کو کھڑا کیا وہ اتنی بڑی تھی کہ سب سے بڑے اونٹ پر وہ سوار ہو کر اس کے نیچے سے بآسانی گزر گئے۔ ہم نے اس مچھلی کے گوشت کے بھنے ہوئے ٹکڑے بطور زاد راہ رکھ لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے‘ اس مچھلی کا ذکر آیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ رزق مہیا کیا تھا کیا اس گوشت کا کوئی حصہ تمہارے پاس باقی ہے؟ ہمیں بھی تو کھلاؤ۔ ہم نے آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ گوشت بھیجا جو آپؐ نے بڑے شوق سے تناول فرمایا۔

(مسلم کتاب الصید باب اباحۃ میتۃ البحر)

سب سے وزنی عمل

حضرت ابو درداء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومنوں کے ترازو میں حسن خلق سے بڑھ کر اور کوئی چیز زیادہ وزنی نہ ہوگی۔ اور حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ گندی زبان استعمال کرنے والے نیز بے حیائی کی اور ناپسندیدہ باتیں کرنے والے شخص سے نفرت کرتا ہے اور ایسے شخص سے بھی نفرت کرتا ہے جو بے حیائی کی باتیں کرنے میں کسی حد کا لحاظ نہ کرے اور ننگے طور پر بے حیائی کی باتیں سرعام کہے۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی حسن الخلق)

حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ البر شیء ھین۔ وجہ طلیق وکلام لین

کہ نیکی تو ایک بڑی آسان سی چیز ہے یعنی انسان خندہ پیشانی سے‘ انبساط سے‘ خوشی سے لوگوں سے ملے اور نرم لہجہ میں گفتگو کرے۔

(فردوس دیلمی۔ از عمرو بن مسلم)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 3 جولائی 2000ء

12-40 a.m	دستاویزی فلم
1-23 a.m.	درس القرآن نمبر 13
2-55 a.m.	مجلس سوال وجواب
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-10 a.m.	لقاء مع العرب۔نمبر 369
6-15 a.m.	سالانہ اجتماع انصار اللہ امریکہ کی جھلکیاں
7-00 a.m.	اردو کلاس نمبر 342
8-25 a.m.	**چائنیز سیکھئے**
8-55 a.m.	مجلس سوال وجواب
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-05 a.m.	درس القرآن نمبر 13
12-40 p.m.	لقاء مع العرب۔نمبر 369
1-45 p.m.	اردو کلاس۔نمبر 342
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-35 p.m.	**نارویجن سیکھئے۔**
5-05 p.m.	فرانسیسی پروگرام
6-05 p.m.	بنگالی سروس۔
7-05 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 134
8-15 p.m.	چلڈرنز کارنر
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت۔درس ملفوظات
10-25 p.m.	اردو کلاس نمبر 343
11-30 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 370

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 4 جولائی 2000ء

12-35 a.m.	ترکی پروگرام
12-55 a.m.	فرانسیسی پروگرام
2-00 a.m.	دینی تعلیمات
2-20 a.m.	ہومیوپیتھی کلاس
3-30 a.m.	**نارویجن سیکھئے۔**
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-30 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-15 a.m.	ایم ٹی اے سپورٹس
6-40 a.m.	دستاویزی پروگرام
7-05 a.m.	اردو کلاس نمبر 343
8-25 a.m.	**نارویجن سیکھئے**
8-55 a.m.	فرانسیسی پروگرام
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں
10-40 a.m.	چلڈرنز کلاس نمبر 78
11-15 a.m.	پشتو پروگرام
12-05 p.m.	دینی تعلیمات
12-35 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 370
1-50 p.m.	اردو کلاس
2-55 p.m.	**انڈونیشین سروس۔**
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں
4-40 p.m.	فرانسیسی پروگرام
5-05 p.m.	بنگالی ملاقات
6-00 p.m.	بنگالی سروس
7-05 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 106
8-05 p.m.	فرانسیسی پروگرام
8-35 p.m.	چلڈرنز کارنر
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت۔درس الحدیث۔
10-25 p.m.	اردو کلاس نمبر 344
11-40 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 371

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

پروفیسر منور شمیم صاحب خالد

احمدیت کے صد سالہ جشن تشکر کے سال 1989ء کے حوالہ سے

سال 1989ء

حیران کن، تیز واقعات و تغیرات وانقلابات کا تعجب انگیز سال

20 ویں صدی عیسوی (14 ویں صدی ہجری) میں بنی نوع انسان کی جہد مسلسل، علم و فن اور ہنر کے معراج جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت نئی نئی صنعتیں، ایجادات، اختراعات نے انسانی زندگی کے ہر شعبہ کو ظاہری و باطنی آرام و آسائش اور تکلفات کی سہولتوں کے ساتھ ساتھ تباہی و بربادی کے سامانوں۔ ہر دو لحاظ سے انتہائی طور پر متاثر کیا ہے۔ اس عہد آفرین سحر انگیز صدی کے آغاز سے ذرا قبل کے زمانہ پر سرسری نگاہ ڈالیں تو دنیا کا ایک عجیب نقشہ نظر آتا ہے۔ یورپی عیسائی اقوام، صنعتی و تجارتی ضرورتوں اور مجبوریوں کی وجہ سے اس کرہ ارض کے بیشتر حصوں پر چھا چکی ہیں۔ دنیاوی سیاست و حکومت کے مکر و فریب کے سہاروں کی بنیاد پر انیسویں صدی کے آخر میں یورپ امریکہ سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار پادری ہندوستان میں کانفرنسیں منعقد کر کے اپنے خوابوں کی تعبیریں پیش کرتے ہوئے کہتے کہ ہندوستان کے مستقبل کا مذہب عیسائیت ہے اور مسلمانوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر گھٹ کر ایسی رہ جائے گی کہ ہند میں کسی مسلمان کو دیکھنا ایک عجوبہ متصور ہوگا۔ اور اسی دور میں خدا تعالیٰ سے اذن پا کر۔ قادیان کی چھوٹی سی دور افتادہ بستی سے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ ایک آواز بلند ہوئی۔

"میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ دوسرے تمام مذاہب کو مٹادے گا اور (دین) کو غلبہ اور قوت دے گا۔ اب کوئی ہاتھ اور کوئی طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔"

پھر فرمایا

"خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے۔"

اس فانی فی اللہ وجود نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر سینکڑوں ہزاروں پیشگوئیاں بیان فرمائیں جن کا تعلق آنے والے زمانوں، ملکوں، قوموں، حاکموں، دوستوں، دشمنوں، اپنوں، بیگانوں، خاندان اور اپنی ذات سے تھا اور وہ سب پیش خبریاں اپنے اپنے وقتوں پر پوری ہوتی آ رہی ہیں اور پوری ہوتی رہیں گی۔ انشاء اللہ۔

جنگ روس و جاپان

موجودہ عہد آفرین صدی کے آغاز سے آج تک کے حالات و واقعات کا سرسری جائزہ لیں تو سب سے پہلا واقعہ 1905ء کی جاپان، روس کی جنگ کا ہے جس نے دنیا کو چونکا دیا کہ ایک چھوٹا سا ایشیائی جزیرائی ملک روس جیسے بڑے یورپی ملک کو زیر کر کے اپنی خوابیدہ طاقت و قوت کا مظاہرہ فتح نمایاں کامیابی سے کر سکتا ہے۔ 1990ء میں وہی جاپان ایک زبردست اقتصادی طاقت کے طور پر ساری دنیا پر اس طرح چھا گیا

کہ امریکہ جیسے امیر ترین اور ترقی یافتہ ملک بھی اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں۔ اس مادی ترقی کے ساتھ ساتھ جاپان ایک اخلاقی طاقت بھی بن کر ابھرا۔ اور ایک لحاظ سے یہ "دین حق" کی بلند اخلاقی اقدار کے قریب تر ملک بھی ہے۔

پہلی عالمی جنگ

جاپان روس جنگ کے نو سال بعد پہلی عالمی جنگ (18-1914ء) ہوئی۔ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ جنگ ہو سکتی ہے۔ مغربی اتحادیوں (انگلستان، فرانس، روس، سربیا، بیلجیم، اٹلی، رومانیہ، امریکہ) نے اس جنگ میں چار کروڑ پچاس لاکھ فوجی جھونکے جن میں سے پچاس لاکھ کام آئے۔ ایک کروڑ 30 لاکھ زخمی اور 41 لاکھ قیدی بنائے گئے یا گمشدہ قرار پائے۔ جبکہ سنٹرل پاورز (محوری طاقتوں یعنی جرمنی، آسٹریا، ترکی، بلغاریہ) نے دو کروڑ تیس لاکھ فوجی جنگ میں ڈالے جن میں سے 33 لاکھ کام آئے، 84 لاکھ زخمی ہوئے اور 36 لاکھ قیدی بنے یا گمشدہ قرار دیئے گئے۔

آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

زار کی حالت زار

اس عالمی جنگ کے دوران ہی 1917ء میں جنونی انقلابیوں (کمیونسٹوں) نے لینن کی قیادت میں روس کا سیاسی اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ زار روس نکولس دوم 15 جولائی 1918ء کو تخت سے دستبردار اور اس کے دو دن بعد 17 جولائی 1918ء کو، بیوی بچوں اور خادموں کے ساتھ سرخ محافظوں نے گولیوں کی بوچھاڑ سے روس کو ہمیشہ کے لئے زاروں بادشاہوں سے نجات دے دی اور اس طرح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی زبردست شان صداقت کے ساتھ پوری ہوئی کہ

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

اور ایک وقت وہ بھی آئے گا اور ضرور آئے گا، جب مسیح موعود کے پروانے روس میں ریت کے ذروں کی سی کثرت سے ہوں گے۔

دوسری جنگ عظیم

پہلی جنگ عظیم اگر غیر متوقع تھی تو اس طویل جنگ سے پیدا شدہ تباہی نے، جمہوریت کے لئے ناسازگار اور آمریت کے لئے انتہائی سازگار حالات پیدا کر دیئے۔ نتیجۃً جرمنی میں ہٹلر کی نازی پارٹی کی آمریت اٹلی میں بینیٹو مسولینی کی فاشسٹ پارٹی کی آمریت قائم ہو گئی، ہٹلر نے برسراقتدار آ کر جرمنی کو کیل کانٹوں سے لیس کر کے دنیا کے امن کو اب جو چیلنج دیا تو جنگ، توقعات کے عین مطابق، نہ صرف یہ کہ شروع ہی نہیں ہوئی بلکہ اب چار کی بجائے چھ سال 39ء سے 45ء تک جاری رہی۔

ع
کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

پہلی جنگ عظیم میں کام آنے والے کل 85 لاکھ فوجیوں کی تعداد کے مقابلہ میں دوسری جنگ عظیم میں ایک کروڑ پچاس لاکھ فوجی موت کے منہ میں گئے۔

جنگ کے بعد اتحادیوں نے جرمنی کو بندر بانٹ کے ذریعہ 'قابو' میں رکھنے کی پالیسی اپنائی۔ ابتداء میں جرمنی کو چار حصوں میں تقسیم کر کے امریکہ، روس، انگلستان اور فرانس نے وہاں اپنی فوجیں متعین کر دیں جو بالآخر مشرقی جرمنی (کمیونسٹ نظام) اور مغربی جرمنی (سرمایہ داری جمہوری نظام) کی موجودہ شکل میں قائم ہوئیں۔

لانگ مارچ

ادھر چین جیسے 'کثیر الآباد' ملک کے متعلق امریکی منصوبہ "کہ امداد، خیرات سے بہلا پھسلا کر اس افیون زدہ قوم کو عیسائی پادریوں کے سیلاب سے عیسائی بنا کر امریکہ کی ایشیائی ریاست قائم کر دی جائے۔ لیکن ماؤزے تنگ کی "لانگ مارچ" سے امریکی منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا اور چیانگ کائی شیک کی حکومت کو پیکنگ سے بھاگ کر تائیوان کے جزیرہ میں پناہ لینا پڑی۔ جنگ کوریا کے بعد ویت نام سے فرانس کا بچ نکلنا اور امریکہ کا مشیروں کے کردار میں اس طرح آنا کہ بالآخر۔ چھوڑنے کی خواہش کے باوجود "کمبل" نے امریکہ کو نہ چھوڑا۔ ادھر عرب اسرائیل جنگیں ادھر ایران عراق کی دس سال طویل تباہ کن جنگ اور افغانستان پر روس کی فوج چڑھائی کہ کہنے والوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ آج تک روسی جہاں بھی داخل ہوئے واپس نہیں گئے۔ لہٰذا افغانستان سے روسیوں کا نکلنا 'معجزہ' ہوگا۔ لیکن خدا نے یہ معجزہ بھی دکھایا اور فروری 89ء میں۔ جی ہاں معجزوں اور انقلابات کے سال ہی میں روس نے اپنی تمام فوج مقررہ دن سے چوبیس گھنٹے پہلے نکال لی۔

جنگ عظیم دوم کے آخری حصہ میں جب سوویت روس کی افواج جرمنی تک پہنچنے کے لئے مارچ کرتی ہوئیں جن یورپی ملکوں سے گزرتیں وہاں کی مقامی کیمونسٹ پارٹیوں کو کرسی اقتدار پر بٹھاتی جاتیں۔ اس طرح مشرقی یورپ میں پولینڈ، رومانیہ، چیکوسلواکیہ، ہنگری، بلغاریہ، البانیہ کی کیمونسٹ ریاستیں وجود میں آ گئیں۔ ان سب یورپی ملکوں میں روسی عسکری تحفظ کارفرما رہا۔ جبکہ چین، ویت نام، کیوبا، نکاراگوا، شمالی کوریا میں کیمونسٹ حکومتیں، قومی جدوجہد آزادی اور عوامی انقلاب کی مرہون منت تھیں۔

دو متصادم نظام

1990ء کے سال تک کی آٹھ نو دہائیوں کی سب سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ دو متضاد نظام ہائے معاشرت، معیشت و سیاست، ریاست ہائے امریکہ اور سوویت روس۔ زندگی کے ہر میدان میں پہلو بہ پہلو، ایک دوسرے کے مدمقابل رہ کر آگے بڑھنے، برتری حاصل کرنے کی تگ و دو میں انسان کو چاند پر اتار کر اب اس سے بھی آگے کمندیں ڈال رہے ہیں۔

اقوام متحدہ

سیاسی اصطلاح میں پانچ بڑے (Big Five) ملکوں نے ساری دنیا اور بنی نوع انسان کو اپنے اپنے دائرہ اثر میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اور بنی نوع انسان کی نمائندہ تنظیم۔ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں ان بڑوں نے اپنے لئے خصوصی اختیارات رکھ چھوڑے ہیں اور ویٹو پاور اس کی ایک شکل ہے۔ ویٹو پاور دراصل بڑی طاقتوں نے اپنی عالمی سیاسی اجارہ داری کو مستحکم رکھنے کے لئے خود ہی اپنے آپ کو دے

رکھی ہے اور یہ اختیار دراصل جنگل کے قانون کا جدید ایڈیشن ہے۔ اور اس قسم کے ہتھیاروں اور ہتھکنڈوں سے یہ بڑی طاقتیں سمجھتی تھیں کہ ان کے قائم کردہ دنیاوی نظام قائم و دائم رہیں گے۔ اور انہیں سہاروں کی بنیاد پر، یہ طاقتیں اپنے اپنے مفادات کے پیش نظر۔ قریب اور دور کے اہداف متعین کر کے اگلی صدی، یعنی اکیسویں صدی کے استقبال کی منصوبہ سازی کر رہے تھے۔ کہ 1989ء کا سال طلوع ہوا۔

1989ء کا سال

نیا۔ سال۔ انیس سو نواسی، معمول کے مطابق اپنا آغاز کرتا ہے۔ دنیاوی مملکتوں، ملکوں اور سیاستوں کے لحاظ سے اس نئے سال کی کوئی خصوصی اہمیت نہ تھی۔ ہاں البتہ ایک چھوٹی سی جماعت۔ جس کی بنیاد ایک غیر معروف دور افتادہ بستی قادیان میں خدا تعالیٰ نے ایک فانی فی اللہ وجود۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ کے ذریعہ رکھی تھی وہ جماعت۔ جماعت احمدیہ۔ اپنے پیارے امام کی راہنمائی میں 1989ء کے سال کو اپنے صد سالہ جشن تشکر کے طور پر منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ 23 مارچ 1889ء کو قائم کی گئی اس جماعت کے افراد ساری دنیا میں 'جشن تشکر' منا کر 23 مارچ 1989ء کو دوسری صدی میں داخل ہو کر ساری دنیا کو دین حق کے تابع لا کر آخری فتح کے جلد تر حصول کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو کر آہ و زاری کی کیفیت میں 23 مارچ کو جشن تشکر منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ پاکستان کے مرکز سلسلہ میں غرباء کے لئے ایک سو مکان تعمیر ہو رہے ہیں۔ دنیا کے عالمی مرکز میں پیارے آقا دنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت کا اہتمام فرما رہے ہیں۔ نئے نئے ملکوں میں احمدیہ مشن اور بیوت الذکر تعمیر کی جا رہی ہیں۔ جماعت کی پہلی صدی کی تکمیل اور دوسری صدی کے آغاز پر امام وقت کے سپرد خدا تعالیٰ نے جس قسم کے منصوبے اور پروگرام کرنے تھے ان کی کامیاب تکمیل کے لئے جو انفراسٹرکچر درکار تھا۔ چونکہ وہ مرکز سلسلہ پاکستان میں دستیاب نہیں تھا۔ اس لئے الٰہی تقدیر پیارے آقا کو دنیا کے عالمی مرکز میں لے گئی۔ جہاں سے دنیا کے چاروں اطراف سے براہ راست ہر جماعت سے رابطہ ممکن تھا۔ اور جہاں جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی سہولیات اپنی بہترین شکل میں دستیاب تھیں۔ اور پھر وہاں بنیادی آزادیوں کے حوالہ سے بھی دیکھیں تو وہ جگہ ایک مثالی جگہ نظر آتی کہ جہاں دین حق کی اشاعت کا شریفانہ ماحول میسر تھا۔ اور جہاں ایک نہیں دو خواتین۔ سربراہ مملکت اور سربراہ حکومت۔ کے طور پر کاروبار مملکت چلا رہی ہیں۔ یاد رہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں بھی برطانیہ میں ملکہ کی حکمرانی تھی یعنی ملکہ وکٹوریہ۔

حیران کن واقعات

1989ء کا سال خراماں خراماں گزر رہا ہے۔ دنیاداری کے طور طریق اور حاکمان وقت اپنے اپنے اندازوں اور تخمینوں کے مطابق پرانی ڈگر پر چلتے جا رہے ہیں۔ لیکن پھر دنیا۔ اچانک۔ ایک نئی اور نہایت ہی غیر متوقع ہل چل کا شکار ہوتی اور ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ساری دنیا پکار اٹھی کہ 1989ء کا سال جس قسم کے حیرت ناک واقعات اور تغیرات اپنے پیچھے چھوڑ گیا اس کا کسی بڑے سے بڑے ماہر فن تاریخ دان، سیاستدان یا مفکرین کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس قسم کے واقعات عملاً ظہور پذیر ہو سکتے ہیں۔

آیئے انسانی فہم سے بالا ان حیران کن واقعات کا کچھ پس منظر سامنے لائیں۔ سوویت روس۔ روسی ریچھ۔ نے پہلی جنگ عظیم کے دوران جس طرح محنت کشوں اور مزدوروں کے نام پر پچھلے بہتر سال میں پرولتاری آمریت کے کھوکھلے نعرہ کے سہارے کیمونسٹ پارٹی کی سیاسی اجارہ داری کا شکنجہ، قسم قسم کی قوموں اور پھر دوسرے ملکوں پر کس رکھا تھا۔ وہ شکنجہ 1989ء میں ڈھیلا ہی نہیں پڑا بلکہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرنے کا عمل شروع ہو گیا۔ ایک ناقابل یقین تصور۔ جسے دنیا دیکھ دیکھ کر انگشت بدنداں ہے۔ جہاں حاکم طبقہ سے ذرا سا بھی اختلافی اشارہ جان کو خطرہ میں ڈالنے کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔ آج وہاں ہزاروں لاکھوں افراد کے مجمعے آن واحد میں جمع ہو کر جمہوری اور قومی آزادیوں اور اقتصادی اصلاحات کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار نظر آتے ہیں۔ آج آپ کو آمریت کے جنگلوں اور بیابانوں میں ہر طرف جمہوری ہواؤں اور آزاد فضاؤں کے لہلہاتے باغ خوشبوئیں بکھیرتے محسوس ہوتے ہیں تو ایک دنیا پکار رہی ہے کہ یہ کیا معجزہ ہو گیا کہ جنگل کا جنگل اچانک ہرا ہو گیا۔ کہ اپنے پرائے سبھی پکار اٹھے کہ یہ 1989ء کا سال اس صدی کا سب سے زیادہ چونکا دینے والا سال ثابت ہوا ہے اور دنیا نے بغتة کا نظارہ کر لیا۔

سوویت روس

اس سارے پس منظر کو سمجھنے کے لئے سوویت روس کے اندر ہونے والی لیڈر شپ کی اس تبدیلی کو ذہن میں رکھئے جو 1985ء میں سوویت صدر میخائل گورباچوف کے برسر اقتدار آنے سے وقوع پذیر ہوئی۔ صدارت کی اس تبدیلی کو آپ ایک پوری سوچ اور عمل کی تبدیلی کا نام دے سکتے ہیں۔ جو نئے صدر نے گھسے پٹے قدیم مارکسزم کی نظریاتی بنیادوں سے چمٹے رہنے کی بجائے حقیقت و عملیت پسندی سے داخلی اور خارجی حکمت عملیوں کی تشکیل جدید کی اور جسے انہوں نے 'Glasnost' یعنی کھلے پن کی پالیسی کے ذریعہ 'Prestroika' یعنی تشکیل نو کا نام دیا۔ انہی کھلی پالیسیوں کے طفیل 1989ء میں گزشتہ 72 سال میں پہلی بار روسی رائے دہندگان (ووٹرز) کو کیمونسٹ پارٹی کے واحد امیدوار کی بجائے کئی امیدواروں میں سے ایک منتخب کرنے کا حق ملا۔ سوویت صدر اور مغربی جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل کے مابین ''زیادہ متحد اور جمہوری یورپ' پر اتفاق صدر بش اور صدر گورباچوف کی مالٹا کانفرنس میں لبنان، مشرقی یورپ، نکاراگوا اور تخفیف اسلحہ پر سمجھوتہ 'سوویت وزیر خارجہ کا تیس سال میں پہلا دورہ چین' اور سوویت صدر کو چین آنے کی دعوت، روس کی فوج میں دو لاکھ ساٹھ ہزار کی کمی کا اعلان، صدر گورباچوف نے ملک میں بنیادی تبدیلیوں کی پیش گوئی کر کے روسی قوم کو اعتماد میں لیا۔ افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی کا معجزہ بھی 1989ء میں ہوا۔

چین

مئی 89 میں بیجنگ کے 'تینن من چوک' میں

> **غیر معمولی سال 1989ء**
>
> ''سال رواں غیر معمولی اہمیت کا سال ہے اور مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ اس سال کے اختتام سے پہلے پہلے غیر معمولی واقعات رونما ہونے والے ہیں جن کے اثرات دور دور تک آئندہ صدی پر ممتد اور مترتب ہوں گے۔''
>
> (پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
> بر موقع مجلس مشاورت 1989ء)

ہزاروں چینی طلباء کا جمہوری آزادیوں کے حق میں مظاہرہ ہوا۔ کیمونسٹ پارٹی کے لیڈر ژاؤ ژیانگ کی طرف سے طلباء کے جائز مطالبات تسلیم کرنے کی اپیل۔ چینی حکومت کا صدر گورباچوف کی بیجنگ آمد کے پیش نظر طلباء کے مطالبات پر غور کرنے کا وعدہ، تیس سال میں کسی سوویت صدر کی پہلی بار بیجنگ آمد، چینی لیڈر، لی پنگ، کی طلباء سے ملاقات جو نتیجہ خیز نہ ہوئی۔ 19 مئی کو بیجنگ میں مارشل لاء، اور طلباء کے خلاف طاقت کے استعمال پر ژاؤ ژیانگ کا استعفیٰ اور ان کو گھر میں نظر بند کرنا فوج اور طلباء کا تصادم، فوج کی آمد کے راستہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنا، ایک سو اعلیٰ فوجی افسروں کا وزیر اعظم لی پنگ کے نام استعفیٰ کا خط کہ وہ عوام پر گولی نہیں چلائیں گے۔ چینی پارلیمنٹ میں مارشل لاء کے نفاذ پر بحث۔ طلباء کا بیجنگ کی سڑکوں پر مارچ اور مطالبہ کہ طلباء پر سختی کرنے والے کیمونسٹ پارٹی سے نکال باہر کئے جائیں۔ تینن من چوک پر فوج کا گھیراؤ اور طلباء پر کریک ڈاؤن۔۔ ٹینک طلباء کے اوپر چڑھا دیئے گئے، ہزاروں اموات، امریکہ کے صدر بش کا فوراً چین کو اسلحہ کی فروخت پر پابندی لگانا۔ 21 جون کو تین سرغنہ طلباء کو پھانسی دینا، 22 جون کو مزید سات افراد کو موت کی سزا، یورپین انسانی حقوق کی تنظیم کی طرف سے سخت تنقید، چین میں یہ سب واقعات ایسی حیران کن تیزی سے ظہور پذیر ہوئے کہ ساری دنیا کی توجہ و تنقید بیجنگ پر مذکور رہی اور صدر گورباچوف کا دورہ پس منظر میں چلا گیا۔

جرمنی (مشرقی و مغربی)

اکتوبر 89 میں مشرقی برلن میں تیس ہزار افراد کی ریلی میں جمہوریت اور سیاسی اصلاحات کا مطالبہ کرنا، مشرقی جرمنی کی کیمونسٹ پارٹی کے سربراہ ''ایرک ہونیکر'' کا 18 سال بعد اپنے عہدہ سے علیحدگی، غیر ملکی سفر پر سے مشرقی جرمنی کے باشندوں پر پابندیوں کا خاتمہ، شہر ڑیسڈن میں ایک لاکھ افراد کا جمہوریت کے حق میں مظاہرہ، 9 نومبر کو حکومت کی طرف سے ناقابل یقین، حیران کن رعایتوں کا اعلان۔ مغربی جرمنی کے ساتھ سرحد کا کھول دینا۔ 1961ء میں کھڑی کی گئی۔ دیوار برلن۔ پر نہایت جذباتی مناظر، فوجیوں کا خود دیوار میں شگاف ڈال کر لوگوں کے لئے گزرگاہ بنانا۔ ہزارہا باشندے مغربی جرمنی کی طرف جا کر مغربی جمہوری معاشرہ کے لوگوں کی طرز زندگی کا نظارہ کرنے لگے۔ مغربی برلن میں غیر معمولی جوش و خروش، دیوار برلن کے ٹکڑے بطور سووینیئر بکنے لگے۔

رومانیہ

1989ء کے اسی سال میں مشرقی یورپ کی جمہوری تبدیلیوں کے لئے تغیرات کی لہر اب رومانیہ پہنچتی ہے۔ ''تمی سورا'' کے مقام پر جمہوری آزادیوں کا مطالبہ کرنے والے عوام کا فوج سے تصادم، سینکڑوں اموات، ہنگری اور یوگوسلاویہ کے ساتھ سرحد کا بند ہونا۔

صدر نکولائی چاؤ شسکو بظاہر عوامی ہنگاموں سے غیر متاثر، سرکاری دورہ پر تہران چلے گئے۔

21 دسمبر 89 کو صدر چاؤ شسکو کی پبلک ریلی کی تقریر میں رکاوٹ ڈالنے والے مظاہرین پر فوج نے گولی چلا دی۔ احتجاج خونریز تصادم کی شکل اختیار کرتا ہے، ہنگامی حالات کا اعلان۔

22 تا 24 دسمبر 89ء رومانیہ کے بپھرے ہوئے عوام نے صدر چاؤ شسکو کی 26 سال سے قائم آمرانہ حکومت کا تختہ الٹ کر دنیا کو ورطہ حیرت میں غرق کر دیا۔ فوج نے عوام پر گولی چلانے سے انکار کر دیا۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر عوام کا قبضہ اور عوامی فتح کا اعلان۔ لوگوں نے سڑکوں پر نکل کر فتح کے جشن منائے۔

چاؤ شسکو کے بارہ میں متضاد خبریں 'گرفتار' روپوش، فرار، دوبارہ گرفتار وغیرہ، وزیر دفاع

نے خودکشی کرلی۔

25 دسمبر89ء کو معزول صدر اور ان کی اہلیہ ایلینا کو گرفتار کر کے فوجی عدالت کے ذریعہ سرسری مقدمہ چلا کر فوراً موت کے گھاٹ اتار دیا اور ان کی لاشوں کی تصاویر رومانیہ کے ٹیلی ویژن پر دکھائیں۔

26 دسمبر کو رومانیہ میں نیشنل سالویشن فرنٹ نے حکومت سنبھال لی۔ 29 دسمبر کو ملک میں کثیر سیاسی جماعتی نظام رائج کرنے کا اعلان کر دیا۔ اپریل 90ء میں عام انتخابات ہوں گے۔

ان تمام حیرت ناک تیزی کی حامل خون خرابہ کی تبدیلیوں کے باوجود سوویت روس نے نہ صرف یہ کہ رومانیہ میں مداخلت کرنا مناسب نہیں سمجھا بلکہ ایک لحاظ سے صدر چاؤشسکو کی گرفتاری اور فوراً کیفر کردار تک پہنچانے کے عمل کو ملفوف طور پر تسلی کا حامل محسوس کیا۔

پولینڈ

پولینڈ کی کمیونسٹ حکومت کا مزدور / عوام کی تنظیم سالیڈریٹی ٹریڈ یونین کے ساتھ بات چیت کے ذریعہ بالآخر سیاسی و اقتصادی اصلاحات کا معاہدہ' جون 89ء میں سالیڈریٹی کی 100 میں سے 99 سیٹوں پر کامیابی' ایوان زیریں میں 'سالیڈریٹی' کے 161 امیدواروں میں سے 160 جیت گئے۔ دوسری جنگ عظیم کے پینتالیس سال بعد ایک غیر کمیونسٹ کی پہلی وزارت۔ صدر بش اور چانسلر ہلمٹ کوہل کا پولینڈ کا دورہ اور اقتصادی امداد کا اعلان۔ جمہوری آزادیوں کی لہر کا زبردست کرشمہ۔

بلغاریہ

10 اکتوبر 89ء کمیونسٹ پارٹی کے صدر ٹوڈور زیکوف نے استعفیٰ دے دیا۔ صدر مقام صوفیہ میں ہزاروں افراد کا جمہوریت اور اقتصادی اصلاحات کے لئے مظاہرہ۔ 18 نومبر دارالحکومت صوفیہ میں پچاس ہزار افراد کا زبردست مظاہرہ' انتخابات اور زیکوف پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ۔

ہنگری

15 مارچ 89ء ہزاروں ہنگرین عوام نے 'بوداپسٹ' کی سڑکوں پر مارچ کرتے ہوئے جمہوری آزادیوں کے لئے نعرے لگائے۔

23 اکتوبر کو ہنگری کی واحد کمیونسٹ جماعت نے اپنے 'وجود' کو ختم کر دیا اور ملک کا نام 'ریپبلک آف ہنگری' رکھ لیا۔ ماسکو کا اعلان کہ ہنگری وارسا پیکٹ چھوڑنے کے بارہ میں آزاد ہے اور روس کو مشرقی یورپ کی تبدیلیوں میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں۔

چیکوسلاواکیہ

مسلسل احتجاجی مظاہرے' جمہوریت کے مطالبات' اکتالیس سال بعد کمیونسٹ پارٹی نے غیر کمیونسٹوں کو حکومت میں حصہ دار بنانے کی پیش کش کی۔ ملک تعطل کا شکار۔

مشرقی یورپ کے یہ ممالک ہیں جہاں سوویت روس نے اس وقت کمیونسٹ پارٹی کی حکومتوں کو قائم کیا جب روس کی افواج۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران۔ جرمنی تک پہنچنے کے لئے ان ملکوں میں سے گزریں تھیں۔ آج نہ صرف ان ملکوں میں آزادی اور جمہوری فضا کے حق میں زبردست تحریک کامیابی سے ہمکنار ہو رہی ہیں۔ بلکہ خود سوویت روس میں بھی بعض جمہوریاؤں (ریپبلکس) میں قومی آزادی و خود مختاری کی جدوجہد بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ سوویت روس پندرہ جمہوریاؤں کا وفاق ہے۔ بلکہ سوویت دستور میں ان ریپبلکس کو جو حقوق دیئے گئے ہیں وہ کسی مغربی جمہوری وفاق کے کسی صوبہ کو حاصل نہیں۔ مثلاً سوویت صوبوں کو اپنی صوبائی فوج بنانے اور غیر ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ کل کے دو بڑے دشمن امریکہ اور روس۔ آج اپنی دشمنی بھلا کر' باہمی تعاون و تعلقات کی نئی سمتوں اور بلندیوں کو حاصل کر رہے ہیں۔ یورپ اب نئے یورپ اور اتحاد و یگانگت کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے۔ منقسم جرمنی اب متحد جرمنی کی طرف گامزن ہے۔ اگرچہ متحد' مضبوط جرمنی کا یورپ کے وسط میں قائم ہونا' روس' فرانس' پولینڈ اور خود انگلستان کے لئے زبردست اقتصادی چیلنج اور سیاسی خطرے کا باعث ہو گا۔ لیکن موجودہ صورت حال میں امریکہ اور روس کا باہمی اشتراک عمل' آزادی کی قومی تحریکوں نے اقوام متحدہ کے ادارہ کو نئی توانائی سے ہمکنار کر دیا ہے۔ اور چھوٹے ملکوں کے باہمی جھگڑوں کا تصفیہ اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے ہی ممکن ہے۔

تنازعہ کشمیر

آج باون سال بعد' تنازعہ کشمیر کو اہل کشمیر نے جس تیزی سے بین الاقوامی سطح پر ابھار کر دوبارہ اقوام عالم کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی ہے۔ یہ بھی 1989ء کا ایک کرشمہ ہے۔ اہل کشمیر کو ڈوگرہ حکومت کے مظالم سے نجات دلانے کی تحریک اور پھر بھارتی جارحیت کے خاتمہ اور اہل کشمیر کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے حضرت فضل عمر اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے' 1989ء کی بے مثال تحریک آزادی میں اہل کشمیر کا سب سے زیادہ انحصار اقوام متحدہ کے ان 'ریزولوشنز' پر عملدرآمد کروانے پر ہے جن کو حضرت سر ظفر اللہ خان صاحب نے کمال مہارت اور کامیاب ڈپلومیسی سے یو۔این سیکیورٹی کونسل سے متفقہ طور پر منظور کروایا تھا۔

1989ء کے یہ سب حالات و واقعات 'بغتةً' کی کیفیت کے مظہر ہیں۔ اور ان تغیرات کے وجود پذیر ہونے سے قبل کسی کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ حالات یوں پلٹا کھا سکتے ہیں۔ آج ساری دنیا پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ سال 1989ء صدی کا سب سے زیادہ "اچنبھے" پیدا کرنے والا سال بن کر ساری نوع انسان کی توجہ اپنی طرف مبذول کرا چکا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ یونہی اچانک اور بلا مقصد نہیں ہوا۔ اس بغتةً کی حالت کے پیدا کرنے کے پیچھے ایک الٰہی منصوبہ کارفرما ہے۔ سال انیس سو نواسی کا آغاز صرف جماعت احمدیہ کے قیام کے سو سال پورے کرنے والے سال کی حیثیت سے ہوا۔ لیکن اسی سال کا اختتام ساری بنی نوع انسان کے لئے ایک نئے پر امید مستقبل کی طرف راہنمائی کرنے والے سال کی حیثیت سے ہوا۔

آج ساری دنیا گواہ ہے کہ نواسی کا سال حیرت انگیز تغیرات کے ساتھ دنیا کے 'جیو پولیٹیکل' نقشہ کو الٹ پلٹ کر چکا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ نے لندن میں 29 دسمبر 1989ء کے خطبہ جمعہ میں اسی صداقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ سال نہ صرف یہ کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک غیر معمولی سال ہے بلکہ دنیا کی تاریخ میں بھی یہ سال غیر معمولی بن کر ابھرا ہے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کی گہری حکمتیں پوشیدہ ہیں۔"

آیئے مسیح موعود کے غلاموں کی حیثیت سے ہم اپنے مقام و مرتبہ اور فرائض کو سمجھ کر' خدا تعالیٰ کی گہری پوشیدہ حکمتوں کا نورانی شعور حاصل کر کے ساری دنیا کے انسانوں کو کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت پڑھانے کے لئے میدان عمل میں کود پڑیں اور داعی الی اللہ بن کر پیارے آقا کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کریں۔

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمہ توحید پر از جاں نثار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

عبدالمالک صاحب لاہور

چند یوم خدا کی خاطر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس ملامت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔"

آپ فرماتے ہیں۔

"پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہو گا بلکہ تکلیف اور دکھ ہو گا تب بھی میں (دین حق) کی خدمت سے رک نہیں سکتا...... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم ص 100)

حضور کی واضح ہدایات اور پھر حضور کا ذاتی نمونہ اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم بھی آپ کے ارشادات پر عمل کریں۔

ساری جماعت کے سارے افراد تو اس وقف زندگی کی تحریک میں شامل نہیں ہیں لیکن یہ خواہش ہر ایک کے دل میں ہے کہ اس نصیحت پر عمل کرے ایک طرح سے اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کا آغاز کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"میں جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں۔"

(الفضل 22- مارچ 1966ء)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب وقف عارضی کر لیا ہے تو کام کیا کرنا ہو گا اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

"بڑے بڑے کام جوان دوستوں کو کرنے پڑیں گے ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے۔ اس کی نگرانی کرنا ہو گی اور اسے منظم کرنا ہو گا دوسرے بہت سی جماعتوں کے متعلق ایسی شکائتیں بھی آتی رہتی ہیں کہ ان میں بعض دوست ایمانی لحاظ سے یا جماعتی کاموں کے لحاظ سے اتنے چست نہیں جتنا ایک احمدی کو ہونا چاہئے ان دوستوں (واقفین) سے ایسے احباب کی اصلاح اور تربیت کا کام بھی

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 32769 میں رانا عبدالرؤف ولد رانا حاجی احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ککی نو P/O خاص ضلع جھنگ حال شرق اوسط بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-5-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ دکان واقع جناح سپر شاپنگ سنٹر اسلام آباد مالیتی/-1000000 روپے۔ 2۔ رہائشی پلاٹ واقع ککی نو ضلع جھنگ مالیتی/-100000 روپے۔ 3۔ رہائشی پلاٹ واقع ککی نو ضلع جھنگ مالیتی/-100000 روپے۔ 4۔ رہائشی پلاٹ واقع ککی نو ضلع جھنگ مالیتی/-100000 روپے۔ 5۔ نقد رقم جو گھر میں پڑی ہے/- 1000 $۔ 6۔ پاکستان بینک بیلنس/-35000 روپے۔ 7۔ زیر استعمال گاڑی اور گھریلو اشیاء اندازاً مالیتی/-4000 ریال۔ اس وقت مجھے مبلغ/-2300 ریال ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا عبدالرؤف ساکن ککی نو ضلع جھنگ حال شرق اوسط گواہ شد نمبر1 سلیم احمد شرق اوسط گواہ شد نمبر2 محمد فواد کھوکھر کراچی پاکستان۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32770 میں سیدہ ناصرہ بیگم بیوہ ضیاء الدین مفتی بنت سید قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 14/1 دارالصدر شمالی حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 7 تولہ مالیتی/-42000 روپے۔ اور سلائی مشین مالیتی/-200 D M اس وقت مجھے مبلغ/-400 D M ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ ناصرہ بیگم 14/1 دارالصدر شمالی حال جرمنی گواہ شد نمبر1 چوہدری منیر احمد جرمنی گواہ شد نمبر2 Raza-ud-Din جرمنی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32771

I Al Haj Munir S/O Adeagbo

پیشہ تجارت عمر 48 سال بیعت 1978ء ساکن ابدان نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-11-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع ابدان نائیجیریا مالیتی/-1000000 N اس وقت مجھے مبلغ/-240000 N ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Al Haj Munir ابدان نائیجیریا گواہ شد نمبر1 T.Ola Shdboyeae پوسٹ بکس نمبر 418 نائیجیریا گواہ شد نمبر2 ذکر اللہ ایوب لیگوس نائیجیریا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32772

I Muallim Aliyy Oik holoande S/O Momoh Jimoh

پیشہ مربی سلسلہ عمر 35 سال بیعت 1985ء ساکن Lagos نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-3-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-2700 N ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 99-4-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Muallim Aliyy Oik Holoande نائیجیریا گواہ شد نمبر1 الحاجی ایم ایل ادریس گواہ شد نمبر2 T.Ola Shoboyeae P.O. Box 418 لیگوس نائیجیریا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32773

I- Hamzat Adekunle S/O Pa. Raji Omoto Sho

پیشہ ٹیچنگ عمر 50 سال بیعت 1970ء ساکن اباداں نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-12-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-8139 N ماہوار بصورت ٹیچنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 1999-7-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Hamzat Adekunle اباداں نائیجیریا گواہ شد نمبر1 حافظ عبدالغنی شوبی لیگوس پوسٹ بکس نمبر 418 نائیجیریا گواہ شد نمبر2 Muheeb Lanre اباداں نائیجیریا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32774

I Alfa Saliv S/O Ibrohim

پیشہ Farmer عمر 67 سال بیعت 1971-8-30 ساکن Akoko نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-10-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع Ogbagi نائیجیریا مالیتی/-300000 N اس وقت مجھے مبلغ/-150000 N ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 1999-1-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Alfa Saliv نائیجیریا گواہ شد نمبر1 Mudathir Lawal نائیجیریا گواہ شد نمبر2 Alh.M.L Idris یونیس بینک آف نائیجیریا اباداں نائیجیریا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

لیا جائے گا۔"

(الفضل 22۔ مارچ 1966ء)

پھر حضور نے تحریک وقف عارضی میں شمولیت کی اس قدر تاکید احباب جماعت کو فرمائی ہے کہ۔

"وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں میں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے راستہ میں کوئی دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہئے۔"

(الفضل 10۔ نومبر 1967ء)

یہ تحریک ہنگامی نہیں ہے بلکہ دائمی اور مستقل ہے اور اس میں ہمیشہ اور ہر سال حصہ لینا لازمی اور ضروری ہے اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے۔ اور یہ تنگ راہ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتے اس عظیم الشان تحریک کی افادیت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں آپ فرماتے ہیں۔

"مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔"

(الفضل 27۔ اگست 1969ء)

ہر احمدی عموماً اپنی اپنی سہولت کے مطابق جس ماہ میں وہ وقف عارضی کر سکتا ہو کرے تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو انعام کے طور پر اس کو اتنی زندگی دی وہ چند یوم اپنی زندگی کے اس کی راہ میں بطور شکرانہ پیش کر دے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی توفیق دے اور ہمارے وقف کو قبول فرما کر ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل میگزین
ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

شوق عبادت

ایک شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام درپیش تھا۔ اس لئے عشاء کی نماز میں بہت تاخیر ہو گئی۔ یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ سو گئے پھر کئی بار جاگے اور سوئے اسی دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ آج دنیا میں تمہارے سوا کوئی دوسرا نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

(ابوداؤد۔ کتاب الصلوۃ باب فی وقت العشاء الآخرۃ)

اعتراف

خواجہ حسن نظامی دہلوی تحریر کرتے ہیں۔

"مرزا غلام احمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل بزرگ تھے.................آپ کی تصانیف کے مطالعہ اور آپ کے ملفوظات کے پڑھنے سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور ہم آپ کے تبحر علمی اور فضیلت و کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔"

(اخبار منادی 27 فروری '4 مارچ 1930ء)

نفسیاتی مسائل کا تناسب

دنیا بھر کے کم و بیش تمام ممالک میں نفسیاتی مسائل ایک جیسے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کے زیر اہتمام ہونے والے ایک مطالعہ میں جس میں دنیا بھر کے گیارہ ممالک کا سروے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تمام دنیا میں ذہنی اور نفسیاتی امراض تقریباً ایک ہیں۔ عالمی ادارہ صحت اور مقامی ذرائع سے حاصل کردہ اعداد و شمار کی رو سے ہمارے ہاں جو ذہنی نفسیاتی بیماریاں عام ہیں وہ کچھ یوں ہیں۔ ڈپریشن یا ذہنی افسردگی اور مایوسی' شدید ذہنی اضطراب یا بے چینی کی کیفیت' شیزوفرینیا' مرگی' ہیروئن اور دیگر ادویات کا نشہ' مختلف قسم کے ڈر' خوف یا فوبیا' اعصابی و شخصی کمزوری' ہسٹیریا اور فوبک نیوروسس وغیرہ۔

ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں یہ بیماریاں تقریباً ایک جیسے ہی تناسب میں پائی جاتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ بعض ترقی پذیر ممالک میں مخصوص تہذیب اور معاشرتی رسم و رواج کی وجہ سے ان بیماریوں کی نوعیت اور شدت میں فرق آجاتا ہے۔ پاکستان اور دیگر ترقی پذیر ممالک اور ترقی یافتہ ممالک میں مختلف نفسیاتی امراض کی شرح ایک حد تک الگ الگ ہے اسی طرح نفسیاتی امراض کی وجوہ میں بھی فرق ہے۔ ہمارے ہاں روپے پیسے اور نفسا نفسی کی دوڑ معاشی اور معاشرتی ناہمواریوں' بے روزگاری' دن بدن بڑھتی ہوئی مہنگائی اور اخلاقی قدروں کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورتحال اور امراض کا باعث ہیں۔ اسی طرح موروثی اسباب یا کچھ دوسری جسمانی بیماریاں بھی ان کا سبب ہیں۔

دماغ میں پیدا ہونے والے نیوروٹرانسمیٹر زیا کیمیکلز کی کمی بیشی (دونوں صورتیں بھی) دماغی امراض کا موجب ہیں۔ اس کے علاوہ گردوپیش کا ماحول خاندانی مسائل بھی ان امراض کے اسباب میں سے ہیں پھر عورتوں کے خاندانی مسائل جیسی مسلسل پریشانیاں بھی ان امراض کی وجوہ ہیں۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

صفائی کا نقشہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدنی پاکیزگی کے علاوہ کپڑوں کی صفائی کا بھی بہت خیال فرماتے تھے۔ بالوں میں تیل لگاتے اور کنگھی کرنے کا اہتمام فرماتے تھے اور فرماتے تھے اللہ تعالیٰ خود جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے چنانچہ ایک مومن کی مثالی صفائی کا نقشہ اگر ذہن میں رکھنا ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ اس کلیہ پر نگاہ رکھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکلف کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

لیکن آپؐ کی سادگی میں مثالی صفائی اور نفاست کا عجیب امتزاج تھا اور پیوند لگے ہوئے نہایت سادہ لباس کے باوجود آپ صفائی پاکیزگی اور نفاست کا مرقع تھے۔ سادہ حلال اور طیب غذا جس کی مقدار کبھی حد اعتدال سے آگے نہ بڑھی تھی۔ بدن اور لباس کو بلور کی طرح شفاف اور پاکیزہ رکھنا اور اپنی مقدس روح کی پنہائیوں کو ہر لحظہ ذکر الٰہی سے ممسوح رکھنا یہ سب امور وہ تھے جنہوں نے آپ کے پسینے تک کو معطر کر دیا تھا۔

چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت آتی ہے کہ میں نے کوئی مشک و عنبر ایسا نہیں سونگھا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی سی خوشبو ہو۔

(ورزش کے زینے صفحہ 23-24)

عطارد کی تصاویر

انسان کا خلاؤں کو تسخیر کرنے کا شوق بڑھتا چلا جارہا ہے۔ بوسٹن یونیورسٹی کے ماہرین فلکیات نے ایسی تصاویر جاری کی ہیں جن سے عطارد کے ان دیکھے حصوں کا انکشاف ہوا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ عطارد سورج کے قریب پراسرار دنیا کا حامل سیارہ ہے۔ اس کا سائز تقریباً چاند کے برابر ہے اور اس کی سطح بھی تقریباً ایسی ہی ہے۔ یاد رہے کہ ایک بار پہلے 1974ء میں ایک سپیس کرافٹ کے ذریعے عطارد کا مشاہدہ کیا گیا تھا اور تصاویر لی گئی تھیں۔ حالیہ جاری ہونے والی تصاویر دو سال قبل کیلیفورنیا سے لی گئی تھیں۔ یہ تصاویر ظاہر کرتی ہیں کہ عطارد چاند سے بہت مماثلت رکھتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ عطارد کی تصاویر لینا کافی مشکل ہے کیونکہ یہ سورج کے بہت قریب ہے چند ہی ایسے مواقع ملتے ہیں جب عطارد کا جائزہ لیا جا سکتا ہے اور یہ اوقات سورج نکلنے سے پہلے یا سورج غروب ہونے کے فوراً بعد کے ہیں۔ عطارد کی بہت سی تصاویر لی گئی ہیں ان کو ملا کر ایک واضح تصویر وجود میں آئی جو تفصیلات پر مبنی تھی۔ بوسٹن یونیورسٹی کی ٹیم نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ رواں سال کے آخر میں عطارد کا مزید مشاہدہ کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ عطارد کے کیمیائی عناصر میں سے ایک سوڈیم بھی ہے۔

میاں بیوی اور 3 بچوں پر مشتمل گھرانے کا ماہانہ بجٹ

(نوٹ) اس میں کپڑے' جوتے' مشروبات اور گوشت وغیرہ کے اخراجات شامل نہیں۔

نام اشیاء	ماہانہ اخراجات
آٹا	520 روپے
چاول	300 روپے
سبزی۔ دالیں وغیرہ	475 روپے
بجلی کا بل	500 روپے
سوئی گیس کا بل	350 روپے
پانی کا بل	200 روپے
صابن۔ برف۔ ٹوتھ پیسٹ	400 روپے
چائے کی پتی	125 روپے
پھل وغیرہ	400 روپے
چینی	120 روپے
گھی	350 روپے
دودھ	750 روپے
تین بچوں کی سکول کی فیس (کتب + کاپیاں)	800 روپے
ویگنوں کا کرایہ	400 روپے
گرم مصالحہ۔ مرچیں۔ لہسن۔ پیاز	350 روپے
مکان کا کرایہ	2000 روپے
ٹوٹل	8040 روپے

(روزنامہ خبریں 15 مئی 2000ء)

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اندر سے بھٹکا ہوا انسان

ہم سب نے اخروٹ کے درخت تلے بیٹھ کر چائے پینے کا فیصلہ کیا۔ درخت کے پتے دھوپ کی روشنی میں چمک رہے تھے اور اس کی ڈالیوں میں کچے کچے اخروٹ لگے تھے۔ نیچے گہرے سبز رنگ کی گھاس تھی اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ دریا کے شور کی وجہ سے ہمیں ذرا اونچا بولنا پڑتا تھا اور ڈھلان کی وجہ سے ٹانگیں پھیلا کر اور ایڑیاں جما کر بیٹھنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ عمر بہت اداس تھا اور اپنی چھڑی کی مٹھ پر ٹھوڑی لگا کر پہاڑوں کی چوٹیاں دیکھ رہا تھا۔ ہم سب کو اس کی اداسی کی وجہ معلوم تھی اور ہم سب خاموش تھے۔ گو اس واقعے کو چودہ پندرہ سال ہو چکے ہیں لیکن اس کی اداسی کا عالم اب بھی وہی ہے۔ پہاڑوں میں کھوئی ہوئی محبتیں اور بھولی ہوئی یادیں پھر لوٹ آتی ہیں۔ جس طرح بارش کے دنوں میں باہر بوندیں پڑتی ہیں تو انسان کے اندر بھی بارش ہونے لگتی ہے۔ اوپر سے تو ٹھیک رہتا ہے لیکن اندر سے بالکل بھیگ جاتا ہے۔ اس قدر شرابور کہ آرام سے بیٹھنے کی کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ یہی کیفیت پہاڑوں میں جا کر ہوتی ہے۔ کیسا بھی اچھا ساتھ کیوں نہ ہو انسان تنہا رہ جاتا ہے اور اداسی کی دھند اسے چاروں طرف سے لپیٹ لیتی ہے' اندر آہستہ آہستہ اندھیرا چھانے لگتا ہے اور باہر کیسی بھی دھوپ کیوں نہ ہو کیسی بھی ٹھنڈی ہوا کیوں نہ چل رہی ہو اندر ٹپاٹپ بوندیں گرنے لگتی ہیں اور شدید بارش ہو جاتی ہے اور اندر سے بھٹکا ہوا انسان باہر کے آدمیوں کے کام کا نہیں رہتا۔ ان کا ساتھی نہیں رہتا۔

(اشفاق احمد کی "سفر در سفر" سے اقتباس)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 28 جون۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 29۔جون۔ غروب آفتاب۔ 7-20
جمعہ 30۔جون۔ طلوع فجر۔ 3-23
جمعہ 30۔جون۔ طلوع آفتاب 5-03

نواز شریف کی درخواست مسترد

سندھ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے جس کے سربراہ چیف جسٹس ہیں نواز شریف کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں استدعا کی گئی تھی کہ طیارہ سازش کیس کی سماعت فل بنچ کی بجائے معمول کے مطابق دو رکنی بنچ کرے۔ فاضل عدالت نے کہا کہ فل بنچ کی سماعت میں زیادہ فائدے ہیں تین ججوں کا علم اور مہارت یکجا ہو جائے گی۔ فاضل عدالت نے وکلائے صفائی کا یہ اعتراض بھی مسترد کر دیا کہ 40 زیر سماعت اپیلوں کی سماعت کرنے کی بجائے اس اپیل کی سماعت جلد کیوں کی جا رہی ہے؟

خود مختاری کی قرارداد مسترد

پاکستان نے مقبوضہ کشمیر اسمبلی کی خود مختاری کی قرارداد مسترد کر دی ہے اور کہا ہے کہ ایسے ڈراموں سے کشمیریوں کی تحریک رک نہیں سکتی۔ اندرونی خود مختاری حق خودارادیت کا بدل ہرگز نہیں ہو سکتی۔ فاروق عبداللہ ایسے ڈرامے کرتے رہتے ہیں۔

ہم چلے جائیں گے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ میں لکھ کر دے دیتا ہوں کہ ہم چلے جائیں گے انہوں نے کہا میں بیرونی دنیا سے نہیں ڈرتا۔ پاکستان کے مفاد میں ہر قدم اٹھاؤں گا۔ نیا سیاسی نظام لائیں گے۔ ملکی بقا کیلئے ٹیکس ضروری ہے۔

کلثوم کی بجائے راجہ ظفرالحق

مسلم لیگ کے مرکزی رہنما چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ مسلم لیگیوں کی اکثریت کلثوم کی بجائے راجہ ظفرالحق کو قائم مقام صدر بنانا چاہتی ہے لیکن یہ قدم اس وقت اٹھایا جائے جب عدالت نواز شریف کو نااہل قرار دے دے۔

پاک فوج کے دو تربیتی طیارے تباہ

آرمی ایوی ایشن کے دو تربیتی طیارے قبائلی علاقے رزمک میں گر کر تباہ ہو گئے دونوں طیاروں کے فوجی افسران بحفاظت اترنے میں کامیاب ہو گئے۔

ملک اللہ یار انتقال کر گئے

نواب آف کالاباغ کے صاحبزادے اور سابق صدر فاروق لغاری کے بہنوئی ملک اللہ یار انتقال کر گئے ان کے خلاف احتساب عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔

انسانی جین کا کوڈ توڑ لیا گیا

امریکی صدر کلنٹن نے انکشاف کیا ہے کہ سائنس دانوں نے انسانی جین کا کوڈ توڑ کر اس کے 97 فیصد حصے کی ماہیت دریافت کر لی ہے۔ دنیا بھر کے سائنس دان اس کارنامے کو انسان کے چاند پر اترنے اور پنسلین کی دریافت سے بڑا کارنامہ قرار دے رہے ہیں۔ یہ کارنامہ 18 ممالک کی مشترکہ کوشش ہے۔ اسے تاریخ انسانی کا سب سے بڑا کارنامہ بھی قرار دیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس سے کینسر جیسے موذی امراض کا خاتمہ ہو جائے گا۔ صدر کلنٹن نے کہا کہ آج ہم وہ زبان سیکھ رہے ہیں جس میں خدا نے انسان کو تخلیق کیا۔ بین الاقوامی کنسورشیم نے تمام معلومات انٹرنیٹ پر جاری کر دی ہیں۔

شیش ناگ گرفتار

10- لاکھ سر کی قیمت والا دہشت گرد احمد علی شیش ناگ اپنے ساتھی سمیت کبیر والا سے گرفتار کر لیا گیا اس نے مخالف فرقے کے درجنوں افراد قتل کئے نواز شریف کی آمد پر رائے ونڈ میں بم دھماکہ کرنے کا بھی اس پر الزام تھا۔

بقیہ صفحہ 1

نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔ (نگران امداد طلباء)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن : بخارا۔ اصفہان۔ شجر کار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ

Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net

احمد مقبول کارپٹس

12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

CPL 61